

شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کی تعلیمات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے ساتھ ہی اس کی ہدایت و راہنمائی کا بندوبست بھی فرمادیا اور اس کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ چنانچہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی پیغمبر و رسول کو قوم کی راہنمائی کیلئے مبعوث فرمایا سب سے پہلے جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا گیا تو باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قلنا اهبطوا منها جميعا فاما ياتينكم مني هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (البقرة: ۳۸)

کہ اے آدم علیہ السلام تم سب اس جنت سے زمین پہ چلے جاؤ تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی جو شخص بھی میری ہدایت کی پیروی کریگا اس کو کوئی ڈر نہیں ہوگا نہ وہ غم کریں گے پھر اس کے بعد انبیاء علیہم السلام کا ایک طویل سلسلہ چلا اور ہر نبی و رسول نے اپنی اپنی قوم کو زندگی کے مقصد سے آگاہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اپنی اطاعت کا حکم فرمایا کہ:

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (الذاریات: ۵۸)

انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء میں سب سے آخر میں امام الانبیاء سید الرسل حضرت محمد مصطفیٰ اس دنیا میں تشریف لائے اور لوگوں کو پیغام ہدایت سنایا پہلے انبیاء کرام چونکہ ایک مخصوص قوم یا علاقے کی طرف آئے اور ان کی شریعتیں بھی ایک خاص وقت کیلئے تھیں مگر رسول اللہ کے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا (الاعراف: ۱۵۸) کے اے پیغمبر (۱)

آپ کہہ دیجئے لوگو مجھے اللہ تعالیٰ نے تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس طرح بھی ارشاد ہوتا ہے:

وما ارسلناك الا كافة للناس (سبا: ۲۸) کہ ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی نبوت و رسالت اور شریعت سارے جہان کیلئے ہے اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا:

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم

النبيين (الاحزاب: ۴۰) کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی دوسرا بحیثیت نبی نہیں آئے گا۔ خود ناطق وحی تغیر لانے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمادیا:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن سلسلہ انسانیت تو آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا تھا اس لئے ان کی راہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر
وتؤمنون باللہ (آل عمران: ۱۱۰)

کہ (اے امت محمدیہ) تم بہترین امت ہو اس لئے کہ اب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری تمہاری ہے اور زبان نبوت سے یوں فرمان جاری ہوا: بلغوا عنی ولو آیتہ (بخاری ۱/۳۹۱) کہ اگر تمہیں ایک مسئلہ بھی معلوم ہو تو اس کو دوسروں تک پہنچا دو۔ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی تو نہیں آئے گا مگر تبلیغ حق کا فریضہ اس امت کے افراد ادا کریں گے۔ کچھ زبان و قلم سے اس ذمہ داری سے عہدہ براء ہونگے اور کچھ اس حق کی خاطر جان قربان کر دیں گے۔ اگرچہ ہر مسلمان مومن اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمت الی النور (البقرة: ۲۵۷) اور واللہ ولی المومنین (آل عمران: ۶۸)

مگر کچھ لوگ اپنے آپ کو ایمان اور اسلام کا اس قدر پابند کرتے ہیں کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں گزرتا ہے یقیناً ان لوگوں کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہوتا ہے تبھی تو عرش سے اطلاع آتی ہے:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (یونس: ۶۲)

ایسے لوگوں کو عرف عام میں ولی اللہ کہا جاتا ہے۔ اب چاہیے تو یہ کہ ہم ایسے لوگوں کی تعلیمات کو اپنائیں اور اس کے مطابق زندگی بسر کریں تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے دوست بن سکیں مگر کچھ لوگوں نے اولیاء اللہ کی تعلیمات اپنانے کی بجائے ان کی پوجا شروع کر دی جس طرح اللہ کی عبادت کرنی چاہیے مشکلات میں اسی سے مدد مانگنی چاہیے اس کے نام کی ہی نذر و نیاز دینی چاہیے اور صرف اسی کے نام کے وظیفے کرنے

چاہیں یہ سب کام اولیاء اللہ کی آڑ میں غیر اللہ کیلئے کرنے شروع کر دیئے ہیں اور یہ وہاں قدر عام ہو گئی کہ بعض لوگوں نے اس کو اچھا خاصا کاروباری رنگ دے لیا کہ:

”ہنگ لگے نہ پھٹکری تے رنگ وی چوکھا چڑھے“ کے مصداق بعض ایسے لوگ بھی اس میدان میں کود پڑے جنہوں نے اپنی زندگی میں شریعت کو کبھی چمکے کبھی نہیں دیکھا لیکن بہر حال اس سے حقیقی مومن مسلمان اور ولی اللہ کے افکار و تعلیمات کی افادیت سے انکار ممکن نہیں پھر ان لوگوں میں سے بھی بعض لوگ اپنی نیکی تقویٰ پر بیزگاری کی وجہ سے زمانے میں بہت معروف ہوئے جن میں ایک نام نامی اسم گرامی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (اگرچہ ان کے بعض تفردات بھی ہیں جن سے اتفاق ممکن نہیں کیونکہ وہ سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہیں کیونکہ انسان غلطی کر سکتا ہے غلطی سے مبرا صرف انبیاء کرام کی نفوس قدسیہ ہی ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی مطلع فرمادیتے ہیں) جن کو لوگوں نے پیران پیر، غوث اعظم، پیر دھیکر، اور گیارہویں والے پیر کے نام سے بھی مشہور کیا ہے۔ اور کئی ایسی خرافات من گھڑت روایات اور قصے ان کی طرف منسوب کئے ہیں کہ ان کی تعلیمات وافکار عقائد و اعمال کو نہ صرف وحند لادیا ہے بلکہ بالکل ہی فراموش کر دیا ہے۔ پھر ہر مہینے ان کے نام کی گیارہویں کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔

ہم اس نشست میں صرف ان کے افکار کی ایک جھلک پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ گیارہویں وغیرہ پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سوں کو ہدایت کی دولت سے بھی مالا مال فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے پہلے کہتے تھے کہ یہ پیر صاحب کے نام کی گیارہویں ہے اگر ہم مقررہ تاریخ کو نیاز نہیں دیں گے، کھیر نہیں پکائیں گے، تو پیر صاحب ہمارا نقصان کر دیں گے۔ مگر انہی لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ پیر صاحب کے نام کی نہیں بلکہ ان کے ایصال ثواب کیلئے ہے کیونکہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے:

انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اهل به لغیر اللہ (البقرہ: ۱۷۳)

کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لئے نذر و ذکر دیا جائے حرام کر دیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی آدمی اپنی جہالت کی وجہ سے پیر صاحب کے نام کی نذر و نیاز گیارہویں کے نام پر دیتا ہے تو وہ حرام ہے۔ اور دینے والا خالص مشرک، اور اگر کوئی جدیدیت کے لہادے میں اسے ایصال ثواب کا نام دیتا ہے تو پھر بھی یہ غلط ہے کیونکہ ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ شریعت محمدیہ میں نہیں ہے اور نہ ہی ان بزرگوں کی یہ تعلیم ہے۔ اس وقت ہم صرف اپنے سادہ لوح بھائیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ پیر

عبدالقادر جیلانی سے عقیدت و محبت یہ نہیں کہ آپ ان کے نام پر شکم پروری کریں بلکہ ان سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ خود بھی ان کی تعلیمات کو اپنائیں اور دوسرے لوگوں تک بھی ان کے افکار کو عام کریں تاکہ وہ بھی ان پر عمل کر کے حضرت پیر صاحب کیلئے ایصال ثواب کا ذریعہ بنیں کیونکہ رسول اللہ کا فرمان عالی ہے:

اذا مات الانسان انقطع عمله الا ثلثة اعمال الامن صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔ (مسلم ۲/۴۱)

کہ جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں جن کا اجر اس کو بعد الموت بھی ملتا رہتا ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ، ایسا عمل کر کے جس سے بعد میں بھی لوگ فائدہ اٹھائیں تو جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اس کو برابر ثواب تارہیگا۔ (۲) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (یعنی دین اسلام کی تعلیم) (۳) نیک اولاد جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کرے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا اگر کوئی آدمی کسی دوسرے سے دینی علم حاصل کر کے اس کے مطابق عمل کریگا تو علم سکھانے والے کو بھی اس عمل کا ثواب ملیگا۔ اس لئے اوپر ہم نے لکھا ہے کہ پیر صاحب کیلئے ایصال ثواب کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ان کی دینی تعلیمات اور اسلامی افکار کو اپنایا جائے البتہ اگر ان کی کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو پھر ان کی بات چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکی نافرمانی میں کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ خود پیر صاحب نے ایسی تعلیم دی ہے آپ اپنی تصنیف فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

تبع کتاب اللہ وسنة رسولہ اکما قال اللہ وما اتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنه فانتهوا وقال قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ فظنی عن ہواک ونفسک وروعونہا فی ظاہرک وباطنک فلا یکون فی باطنک غیر توحید اللہ وفی ظاہرک غیر طاعة اللہ (فتوح الغیب: ۲۵۳) کہ اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ کی پیروی کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو تم کو رسول دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور یہ بھی فرمایا اے پیغمبر اکہم دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا تو تجھے اپنی خواہشات نفس اور رعوت کو اپنے ظاہر و باطن سے چھوڑ دینا چاہیے تیرے باطن میں صرف اللہ کی توحید ہو اور ظاہر میں صرف اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہو۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت پیر صاحب قرآن و سنت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ اب ہم نے دیکھا یہ ہے کہ اس دنیا میں جو بہت سے لوگ تفرقہ بازی کا شکار ہو کر اپنی

الگ الگ مذہبی دکانیں بجائے بیٹھے ہیں حضرت پیر صاحب کا ان کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتين وسبعين ملة وتفرق امتی علی ثلاث
وسبعين ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه
واصحابی. (مشکوٰۃ ۱/۳۰)

بے شک بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو
جائے گی ایک کے سوا باقی تمام جہنم میں جائیں گے صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہونگے
آپ نے فرمایا جو میرے صحابہ کا طریقہ اپنائیں گے وہ جنتی ہونگے باقی جہنمی۔
پھر ایک جنتی جماعت کی نشاندہی کرتے ہوئے پیر صاحب فرماتے ہیں:

واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة (غنیۃ الطالبین: ۱۵۱)
لیکن سب میں نجات پانے والا فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور پھر اہل سنت کی وضاحت
کرتے ہوئے کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا:

واعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها فعلمة اهل البدعة الوقیعة فی اهل
الامر..... وکل ذالک عصبه وغيظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو
اصحاب الحديث (غنیۃ: ۱۴۳)

جان لو کہ اہل بدعت کی کچھ نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں تو اہل بدعت کی یہ
علامت ہے کہ وہ اہل حدیث کو برا کہتے ہیں..... (یہاں پیر صاحب نے کچھ وہ نام گنوائے ہیں جو
بدعتیوں نے اہل حدیث کے رکھے ہیں اختصار کی وجہ سے عبارت حذف کر دی ہے اور مقصود بھی نہیں).....
اور یہ سب صرف تعصب اور غصہ کی وجہ سے ہے جو ان لوگوں کو اہل سنت (اہل حدیث) سے ہے ورنہ ان اہل
سنت کا تو ایک ہی نام ہے اس کے علاوہ ان کا کوئی نام ہی نہیں اور وہ نام ہے اہل حدیث۔

قارئین!! اس سے معلوم ہوا کہ پیر صاحب کے نزدیک اہل حدیث کو برا کہنے اور مخالفت کرنے
والے لوگ بدعتی ہیں اور یہ بھی پیر صاحب نے واضح کر دیا کہ اہل حدیث ہی اہل سنت ہیں۔ اور اہل سنت
یعنی اہل حدیث ہی نجات پانے والے ہیں۔

(ماخوذ:- از جواہر ہدایت۔ مصنف فاروق الرحمن یزدانی جامعہ سلفیہ فیصل آباد)